(۱۲)

فسادِ اُمت کے وقت اتباعِ سنت پر بشارت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِیْ فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ". (رواہ البیہقی فی کتاب الزھد عن ابن عباسؓ، مشکوٰۃ المصابیح / ص ۳۰، باب ا لاعتصام بالکتاب و السنة / الفصل الثانی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں، رحمتِ عالم ﷺ کا ارشادِ عالی ہے: "جس نے میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا (مراد پابندی سے اس پر عمل کیا اور اسے زندہ کیا) میری امت کے فساد کے وقت، تو اس کے لیے سو شہیدوں کا اجر وثواب ہے"۔

قیمتی چیز کے تمام اجزاء قیمتی ہوتے ہیں:

بلاشبہ از فرش تا عرش ربِ کریم کی تمام مخلوق میں سب سے زیادہ قیمتی شیٔ حضورِ اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے، اور اصول یہ ہے کہ جو چیز قیمتی ہوتی ہے اس کے تمام اجزاء بھی اسی طرح قیمتی ہوتے ہیں، مثال کے طور پر سونا قیمتی ہے تو اس کے ذرّات بھی قیمتی ہیں، بالکل اسی طرح جب کائنات میں سب سے قیمتی شئ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اطہر ہے، تو آپ ﷺ کی ایک ایک بات، عادت اور سنت خواہ سنن ہدیٰ ہوں (مراد آپ ﷺ کا وہ طریقہ جو بطورِ عبادت ہو) یا سنن زوائد (مراد وہ طریقہ جو بطورِ عادت ہو) پھر سنن ہدیٰ میں سنتِ مؤکدہ ہوں یا غیر مؤکدہ، غرض تمام سنن بھی اتنی ہی قیمتی ہیں، تب ہی تو اللہ رب العزت نے اپنی رضا و محبت جیسی عظیم دولت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اتباعِ سنت میں رکھی ہے۔

استقامت علی السنۃ پر بشارت:

اللہ جل جلالہٗ کو ہرگز یہ گوارا نہیں کہ کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان سنت کو حقیر اور معمولی سمجھے، یہی وجہ ہے کہ فسادِ اُمت کے وقت جب کہ لوگ دین سے دوری کے سبب سنت نبوی علیٰ صاحبہا الصلاۃ والسلام سے اعراض و بیزاری کر رہے ہوں گے، اس دورِ پر فتن میں استقامت علی السنۃ اور احیاء سنت پر اپنے نبی ﷺ کے ذریعہ اجر عظیم کی بشارت دی، حدیث بالا میں ارشاد فرمایا: "مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِيْ" جو شخص فتنہ وفساد کے زمانے میں جس وقت شریعت اور سنت پر عمل کرنے والوں کے لیے ہزار مشکلات ہوں، بلا کسی خوفِ ملامت کے سنت پر جم جائے، تو یہ کرامت سے کچھ کم نہیں، لہٰذا ایسا شخص اجر عظیم کا مستحق ہے، اور اس کے لیے سو شہیدوں کا اجر و ثواب ہے۔

استقامت علی السنۃ بھی کرامت ہے:

مولانا جلال الدین رومیؒ فرماتے ہیں:

ما برائے استقامت آمدیم
نہ برائے کشف و کرامت آمدیم

یعنی اللہ رب العزت نے ہمیں سنت وشریعت پر مواظبت اور استقامت کا حکم تو دیا ہے، کشف وکرامت کا نہیں، اور استقامت علی السنۃ بھی ایک کرامت ہی ہے، حضرت جنید بغدادیؒ کا قول ہے ،فرماتے ہیں: ”اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃ“ یعنی سنت اور شریعت پر استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔ جو بندہ سنتوں پر قائم ہو وہ اللہ تعالیٰ کا ولی ہے، خواہ زندگی بھر اس سے ایک بھی کرامت ظاہر نہ ہو۔

صاحبو! اہل اللہ کی کرامتیں مت ڈھونڈھو بلکہ اس زمانہ میں ان کے وجود ہی کو کرامت سمجھو۔

فسادِ اُمت کے وقت استقامت علی السنۃ پر اتنی بڑی فضیلت اس لیے بھی ہے کہ جس طرح شہداءِ اسلام نے دین حق کی سربلندی اور اعلاءِ کلمۃ اللہ کے خاطر سخت سے سخت حالات ومصائب کا سامنا کیا، اور جامِ شہادت نوش فرمایا، اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت حالات امت میں فتنہ وفساد کے زمانہ میں سنت پر عمل کرنے والوں کے لیے آئیں گے، لوگوں کے طعن وتشنیع کا ہدف بننا پڑے گا، بلکہ شہید کو تو میدانِ کارزار میں ایک تیر لگتا ہے، مگر دورِ فتن میں متبعین سنت پر چاروں طرف سے (طعن وتشنیع کے) تیروں کی بارش ہوگی۔ پھر شہید کے لیے تو حالات ومشکلات شہادت کے بعد ختم ہو جاتے ہیں، مگر فسادِ اُمت کے وقت سنت پر عمل کرنے والوں کے لیے تو ہر لمحہ حالات پیش آئیں گے، ظاہر ہے کہ ایسے سنگین وقت میں اگر کوئی مردِ مومن سنت پر ثابت قدم رہا تو وہ مردِ مومن اور محی السنۃ عظیم الشان فضیلت کا مستحق ہوگا۔

مزید علماءِ محدثین نے اس موقع پر فرمایا کہ یہاں اصل منشا فسادِ اُمت کے وقت استقامت علی السنۃ واحیاءِ سنت پر عظیم الشان فضیلت وبشارت بیان کرنا ہے، جسے ”فَلَہٗ أَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ“ کے ذریعہ سمجھایا گیا، مراد وہ متبع سنت شہداء کی طرح اجر عظیم کا حقدار ہوگا۔ یا پھر شہداء سے مراد شہید حکمی ہے، حقیقی نہیں کہ اس کے مرتبہ ومقام کو پہنچنا اتنا آسان کام

نہیں۔فافهم.

مخالف ماحول میں اتباعِ سنت کا واقعہ:

حضرات صحابہؓ نے ان حقائق کو سمجھا تھا، اسی لیے انہوں نے سخت مخالف حالات میں بھی حضور ﷺ کی کسی سنت کو نہ چھوڑا، ان میں اتباعِ سنت کا جذبہ بے مثال تھا، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، کے بارے میں منقول ہے کہ آپؓ ایک مرتبہ اپنے زمانہ کی سپر پاور (Super power) طاقت حکومتِ ایران کے بادشاہ کسریٰ کے دربار میں مذاکرات کے لیے پہنچے، جب کھانے کا وقت آیا تو شاہی دسترخوان لگایا گیا، کھانے میں بڑے بڑے تہذیب کے دعوے دار اور شاہ کسریٰ کے حوالی وموالی بھی شریک تھے، کھانے کے دوران حضرت حذیفہؓ سے ایک لقمہ نیچے گر گیا، تو آپؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور سنت کے مطابق اس گرے ہوئے نوالے کو اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا، تو قریب میں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے آپ کو ایسا کرنے سے منع کیا کہ اس طرح کرنا یہاں کی تہذیب کے خلاف ہے، ان کی نظر میں آپ کی اس حرکت سے آپ کا مقام گر جائے گا، اور یہ آپ کو حریص اور لالچی ہونے کا طعنہ دیں گے، لہٰذا آپ گرے ہوئے لقمے کو نہ اٹھائیں، یہ سن کر آپ سخت ناراض ہوئے، اور کسریٰ کے شاہانہ کروفر سے مرعوب ہوئے بغیر تہذیب وتمدن کے جھوٹے دعوے داروں سے بے خوف ہوکر اور طالبانِ دنیا کے طعنوں کی پرواہ کیے بغیر گرا ہوا لقمہ اٹھالیا، اور ساتھ ہی ایک تاریخی جملہ ارشاد فرمایا: ”أَأَتْرُكُ سُنَّةَ حَبِيْبِيْ لِهٰؤُلَاءِ الْحَمْقٰى؟“ کیا میں ان احمقوں کی وجہ سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت چھوڑ دوں؟

(”ندائے منبر ومحراب“: ۵/۲۹۰)

سچ ہے:

ارادے جن کے پختہ ہوں، نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

ایک وہ تھے، اور ایک ہم ہیں، آج بعض مسلمان دشمنانِ دین کو خوش کرنے کے لیے ایک تو کیا ساری سنتیں بلکہ پورا دین چھوڑنے کے لیے تیار ہیں، اور کمال یہ ہے کہ پھر بھی دعویٰ ہے کہ ہم مسلمان اور عاشق رسول ہیں، اللہ کے بندو! ہوش میں آؤ اور اتباعِ سنت کی اہمیت کا درس صحابہؓ اور بزرگوں کی زندگی سے حاصل کرو۔

حضرت اِمام مالکؒ کا قیمتی ملفوظ:

اللہ کی قسم! اس فتنہ وفساد کے زمانہ میں ہماری نجات اتباعِ سنت ہی میں ہے، حضرت امام مالکؒ کا ملفوظ مشہور ہے: "إِنَّ السُّنَّةَ مِثْلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ". حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مثال سیدنا نوح علیہ السلام کی کشتی کے مانند ہے، جو اس میں سوار ہو گیا وہ گمراہی اور فتنہ وفساد سے بچ گیا، اور جو اس میں سوار نہ ہوا، یعنی جس نے سنت پر عمل نہ کیا وہ غرق (یعنی گمراہ) ہو گیا۔ (''گلزار سنت'' ص:۲۱)

محمدؐ کے طریقے سے قدم جو بھی ہٹائے گا
کبھی راستہ نہ پائے گا، کبھی منزل نہ پائے گا

اس لیے قرآن نے حکم دیا:

﴿مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر: ۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں جو چیز عطا کریں اسے تم لے لو، اور جس چیز سے روکیں اس سے باز رہو۔

اللہ پاک ہمیں اتباعِ سنت کی اہمیت سمجھنے کی اور اس پر استقامت کے ساتھ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وَ آخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.
يَا رَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَائِماً أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

نعت

سرکار کی سنت کو جو اپنائے ہوئے ہیں
وہ لوگ فرشتوں پہ شرف پائے ہوئے ہیں
یہ چاند، یہ سورج، یہ چمکتے ہوئے تارے
رخسارِ نبی دیکھ کے شرمائے ہوئے ہیں
ہے بدر کا میدان، وہ گنتی میں ہزاروں
یہ تین سو تیرہ ہیں، مگر چھائے ہوئے ہیں
دیکھو تو یہ اعجاز ہے سرکارِ دوعالم کا
پتھر بھی ابوجہل سے ٹکرائے ہوئے ہیں
اللہ اللہ یہ وسعتِ اخلاقِ پیمبر
دشمن بھی پشیماں ہیں، اماں پائے ہوئے ہیں
مومن! وہ نہ بھٹکیں گے کبھی راہِ ہدیٰ سے
قرآن کو سینے سے جو چمٹائے ہوئے ہیں